© rasailojaraid.com

نظرات

اب وقت آگیا ہے کہ فرقہ وارانہ مسائل اور ان کے سماجی اثرات کے بارے میں مسلمانوں کی زبان پر صاف صاف سوال ہو اور وہ سیاسی رہنماؤں اور فرقہ پرست تنظیموں کے لیڈروں سے حقائق کی روشنی میں اس سب سے بڑے الزام کی وضاحت اور قطعی فیصلہ طلب کریں کہ ملک کی تقسیم کی ذمہ داری، مسلمانوں پر کس طرح یکطرفہ طور پر عائد کی جا سکتی ہے۔ ۳۸ برس ہندوستان کی آزادی پر گذر گئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سیاسی رہنماؤں اور فرقہ پرست ہندو تنظیموں نے ابھی تک مسلمانوں کو تقسیم کے الزام سے بری نہیں کیا، بلکہ جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں اس الزام کی سختی اور تلخی بڑھتی ہی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کی کروڑوں پر مشتمل اقلیت کو ملک دشمنوں کا ایک ایسا مجموعہ قرار دیدیا گیا ہے جو ہندوستان کی ہر پریشانی اور تباہی کی ذمہ دار ہے، اور جو ملک کی تقسیم کے ناقابل معافی جرم کی وجہ سے مستقبل میں بھی کسی درجہ کے اعتماد اور اعتبار کی مستحق نہیں سمجھی جا سکتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تقسیم کے الزام کو مسلمانوں پر اس قطعیت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے کہ عام لوگوں کی بات تو الگ رہی، اچھے اچھے سمجھدار قومی لیڈروں نے ایک ناقابلِ انکار اور طے شدہ حقیقت کے طور پر قبول کر رکھا ہے اور ہر چھوٹے بڑے فرقہ وارانہ فساد کے وقت اس الزام کی گونج، حالات کی تحلیل و تجزیہ کے دوران سننے میں آتی ہے اور اس بات کو فرقہ وارانہ منافرت کے ایک لازمی عنصر کی حیثیت دی جاتی ہے کہ مسلمانوں کے ملک تقسیم کرانے کے اقدام نے جو تلخی اور زہر سماج میں گھولا تھا وہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے اور فسادات کا ماحول اور خمیر تیار کرنے میں بدستور کام کرتا رہتا ہے وہ کہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ سیاست کی پیدا کی ہوئی مذہبی منافرت جس کا مسلم لیگ کی سیاست کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

...سہ پائیدار بن گئی کہ ملک کی ۸۰ فیصدی ہندوؤں پر مشتمل اکثریت کو اس بات ...یں ہے کہ مسلمان کبھی دیس کے وفادار بن سکتے ہیں اور موقع ملنے پر دوبارہ اکثریت ...خوشیاں کرکری کرنے سے باز رہ سکتے ہیں۔

...انوں پر عدم اعتماد اور ان کے بارے میں شکوک و شبہات کی فضا آہستہ آہستہ اتنی گہری ...ہو گئی ہے کہ ملک کی اکثریت کا ضمیر ان کے وجود کو ہی ملک کے نحوست کی ایک علامت ...ال روزی سمجھنے لگا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ انھیں ایسا کوئی موقع اور مہلت دینے پر تیار نہیں ...خود اعتمادی اور حوصلہ پیدا کر سکے۔ دوسرے الفاظ میں وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک ...بنا کر رکھنا چاہتا ہے اور ہر عملی اور ہر طریقے سے ان پر اس حقیقت کو ثابت کر دینا چاہتا ہے ...رے طور پر ہندوؤں کی ملکیت ہے اور ہندوؤں کے علاوہ سبھی اقلیتی طبقوں اور فرقوں کو ...مکمل متابعت پر رضامندی دینے کے بعد ہی ملک میں رہنے اور زندگی بسر کرنے کی اجازت ...ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک طرف فرقہ پرست تنظیموں کی طرف سے اس ملک کو ایسی ہندو اسٹیٹ ...ی کوشش کی جا رہی ہے جہاں ہندوؤں کی خواہش اور مرضی کو سبھی معاملات پر تفوق حاصل ہو۔ ...ظیموں کے اس خیال کو انتظامیہ پولیس اور پی اے سی کی پوری تائید اور ہم نوائی حاصل ہے۔ ...ارادہ فسادات کے موقعوں پر ہر شہر اور ہر ریاست میں اقلیتوں کے خلاف یکطرفہ کارروائی ...بن کردار ادا کرتے ہیں، اور مسلمانوں کے دلوں پر جان و مال اور عزت، آبرو کے نقصان ...ت میں ایسے زخم لگاتے ہیں جن کی لرزہ خیز یاد، زندگی کے آخری لمحوں تک انکے لئے ناقابلِ فراموش ہے۔

اس سلسلے میں یہ ایک عجیب، مضحکہ خیز اور دردناک حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ تقسیم ملک ...یں ہندوستان اور پاکستان کے جو دو ملک عالم وجود میں آئے تھے ان کی آزادی کی جدوجہد ...ں کے نصب العین ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے، اور انکے سیاسی نظریات میں زمین و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاکہ اس بنیادی الزام کی حقیقت ظاہر ہو سکے جو مسلمانوں پر اس تقسیم کے بارے میں لگایا جاتا ہے اور پورے ۳۸ برس سے مسلمانوں کے دل میں پشیمانی اور مجرمانہ غلطی کا احساس پیدا کرنے میں سب سے زیادہ موثر ثابت ہوتا رہا ہے۔ اس پورے عرصہ میں ہندوستان کے قومی ضمیر کے اندر حقیقت شناسی اور حقیقت بیانی کا کوئی تقاضا اور کوئی روشنی دیکھنے میں نہیں آئی ہے جبکہ تاریخ اور حقیقت دونوں کا فیصلہ اس کے خلاف ہے بلکہ منطق کے اصول پر اس الزام کو پرکھا جائے تو وہ لوگ زیادہ خطاوار ثابت ہوتے ہیں، جو اپنی کمزوری اور غلطی کو چھپانے کے لئے اس الزام کو اونچی آواز کے ساتھ مسلمانوں پر رکھتے رہے ہیں۔ —— تاریخ کا کوئی ناظر اور ان طلاطم خیز واقعات کا اب تک زندہ بچنے والا کوئی شاہد اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ ملکی تقسیم کا فیصلہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان مفاہمت اور سمجھوتہ کے تحت کیا گیا تھا، اور اس کے دو فریقوں۔ مسلم لیگ اور کانگریس۔ میں سے کانگریس پر تقسیم کی ذمہ داری اس لئے زیادہ ہے کہ اس کے فیصلے پر تقسیم کو ماننے یا نہ ماننے کا دار و مدار تھا۔ مسلم لیگ تقسیم ملک کی خواہاں اور طالب ضرور تھی، لیکن اس کی خواہش اور مطالبہ صرف اسی صورت میں پورا ہو سکتا تھا کہ کانگریس اس مطالبہ کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جاتی۔

اس سلسلہ میں تاریخی ریکارڈ سے یہ بات پوری طرح ثابت ہے کہ ایک گاندھی جی اور دوسرے مولانا آزاد۔ بس یہ دو آدمی تھے جنہوں نے تقسیم کی تجویز کو آخر تک قبول نہیں کیا۔ گاندھی جی نے تو تقسیم سے متعلق بیزاری کا اظہار ایسے پیغمبرانہ پیشینگوئی کی صورت میں کیا تھا کہ "برطانیہ نے تقسیم کی صورت میں کانگریس کے ہاتھ میں لکڑی کی ایسی روٹی تھما دی ہے جسے وہ نہ کھائیں گے تو بھوک سے مر جائیں گے، کھائیں گے تو ویسے مر جائیں گے" اور مولانا آزاد وہ کانگریس لیڈر تھے جو آخر تک تقسیم کی مخالفت کرتے رہے اور تقسیم کے بعد اپنی کتاب انڈیا ونس فریڈم میں گاندھی جی تک کو اس بارے میں موردِ الزام ٹھہراتے رہے کہ انھوں نے اس تباہ کن تجویز کی مخالفت اور کھلے مقابلے سے گریز کیا۔

اگر یہ کہا جائے کہ ملک کی تقسیم قائد اعظم جناح نے نہیں بلکہ جواہر لال نہرو، سردار پٹیل وراج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گوپال اچاریہ، پنڈت گوبند پنتھ، ڈاکٹر بی سی رائے، بی جی کھیر اور دوسرے لیڈروں نے کرائی تھی، تو اس میں ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا، کیونکہ یہی وہ ممتاز قومی لیڈر تھے جنہوں نے ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کے دائمی حل کی صورت میں ملک کی تقسیم کو واحد حل قرار دیکر نہ صرف قبول کیا بلکہ صاف طور پر اپنے اس خیال کو تاریخ میں ریکارڈ کرایا، کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کیلئے تقسیم کے علاوہ دوسرا چارۂ کار موجود نہیں ہے، اس تاریخی شہادت اور واقعاتی حقیقت کے بعد کسی ایسے آدمی یا کسی قومی تنظیم اور کسی فرقہ پرست جماعت کے لیڈر کو جو ذرا بھی سیاسی دیانت رکھتا ہے مسلمانوں پر ملک کی تقسیم کا الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے، اور مسلمانوں کو اب صاف طور پر اس سوال کا جواب، قومی قیادت سے طلب کرنا چاہئے کہ جب کانگریس نے جو تقسیم کے تنازعہ میں ایک بڑے فریق کی حیثیت رکھتی تھی تقسیم کی تجویز کو منظور کیا تھا تو یہ الزام مسلمانوں پر کس طرح عائد ہو سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن ـــــ عظیم ادب کا معیار

عبدالرحمن محسن انصاری

قرآن مجید قیامت تک کے لیے ایک معجزہ ہے۔ وہ اس وقت بھی ایک معجزہ تھا جب اہل عرب کے درمیان نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہو رہا تھا اور آج بھی معجزہ ہے کہ جب انسان خلاؤں میں پرواز کر رہا ہے۔ قرآن کا یہ دعویٰ قیامت تک کے لیے ہے کہ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (یونس ۳۸) "اگر وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا نبی یہ قرآن خود بنا کر لایا ہے تو ان سے کہہ دو کہ اس کی ایک ہی آیت کے مثل کوئی کلام بنا کر لاؤ اور اس کام میں اللہ کے ماسوا تم جن کو پکارتے ہو ان سب کی مدد لے لو پھر دیکھیں تم کتنے سچے ہو" انسانی کلام کے مقابلے میں تمام صحف آسمانی کی ایک الگ شان ہے مگر تمام صحف آسمانی میں بھی قرآن ممتاز ہے۔ قرآن کے آگے فصحائے عرب کی زبانیں گنگ ہو گئیں شعراء نے اعتراف عجز کر لیا۔ قرآن کے مقابلے میں ان کا عاجز ہونا کس بنا پر تھا؟ قرآن کی فصاحت و بلاغت کی بنا پر۔ شعریت قرآن کی آیت آیت میں رچی بسی ہے اور یقیناً حق بحث سے بالاتر تھا۔ حق و صداقت، موعظت و حکمت، تذکیر و تبشیر، تاریخی واقعات اَن دیکھے حقائق سب اس طرح ساتھ ساتھ قرآن میں بیان ہوئے ہیں کہ جن کے پڑھنے اور سننے سے طبیعت کبھی نہیں اکتاتی۔ اس کا اثر پورے انسانی وجود کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اس کے الفاظ کا زیر و بم شیرینی اور اثر آفرینی کا جواب نہیں۔ وہ پڑھنے اور سننے والوں پر بیخودی طاری کر دیتا ہے۔ کبھی اس کا بیان لرزہ بر اندام کر دیتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کبھی رُلا دیتا اور کبھی کیف و انبساط میں غرق کر دیتا ہے۔ قرآن کی عظمت اور اثر کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔ یقیناً اگر وہ پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ بھی خشیتِ الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ انسانی قلوب کا کیا ذکر ہے۔ جس طرح قرآن کی کسی ایک آیت کا انکار کرنا کفر ہے اسی طرح قرآن کی آیتوں کی ادبی عظمت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

قرآن کوئی مسلسل تقریر یا منضبط کتاب نہیں۔ اس کا اسلوب بے نظیر ہے۔ اس میں عقائد بھی ہیں، حکایتیں اور تمثیلیں بھی، عبرت آموزی بھی، دعوتِ مشاہدہ بھی، ڈراوا بھی، خوشخبری بھی۔ غرض مضامین کی تکرار ہر بار ایک نئے معنی اور نئے لطف کے ساتھ۔ اس کے بیان کی تازگی کبھی نہیں جاتی۔ اس کے باغ میں ہمیشہ ایک بہارِ بے خزاں ہے۔ اس کا اثر جاودانی ہے۔ وہ ہمیشہ قلب و روح کے لیے غذا فراہم کرتا ہے۔ اس کا ادب حق ہے اور اس کے ہر اسلوب سے حق کا اثبات ہوتا ہے۔ وہ حق جس کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دے رہا ہے۔ یعنی اللہ ہے۔ وہی اول ہے وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اس کی ربوبیت، رحمت، علم، انصاف، حکمت اور قوت پہ کائنات کی ہر شے شاہد ہے۔ عقیدۂ توحید قرآن کے تمام عطا کردہ عقائد کی جان ہے۔ شرک اس کے نزدیک ظلمِ عظیم ہے۔ جس طرح کائنات کی ہر شے سے توحیدِ باری تعالیٰ کا اثبات ہو رہا ہے۔ قرآن اپنے ہر مومن کے لیے لازم قرار دیتا ہے کہ اس کے اعمال و افکار بھی توحید کے مطابق ہوں۔

انسان قدرتِ خداوندی کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ تمام مخلوقات میں اس کے اشرف ہونے کا سبب قرآن نے یہ بیان فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (الرحمٰن ۱) "نہایت مہربان خدا نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔" علم بیان سے انسان کا بہرہ ور ہونا اللہ کی عظیم بخشش ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس عطیۂ خداوندی میں انسان کے

© rasailojaraid.com